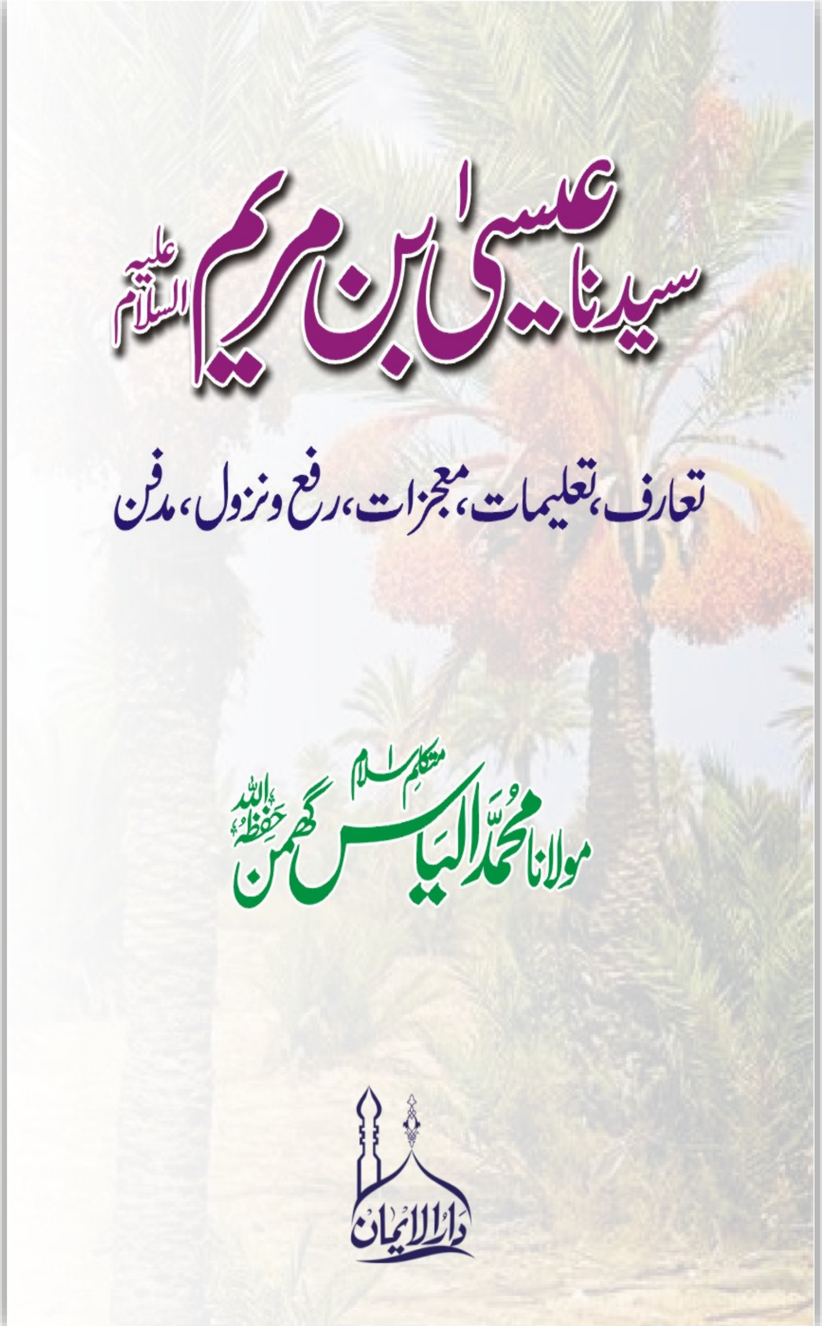

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

تعارف، تعلیمات، معجزات، رفع ونزول، مدفن

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

دارالایمان

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

تعارف، تعلیمات، معجزات، رفع و نزول، مدفن

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

دار الایمان

نام کتاب .... سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
تالیف: .... محمد الیاس گھمن
تاریخ اشاعت 2022ء
بار اشاعت .... اول
تعداد اشاعت 2100
ناشر .... دار الایمان

ملنے کا پتہ

دار الایمان
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321 6353540
www.ahnafmedia.com

فہرست

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا: 7

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی: 8

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ: 8

حضرت مریم کی پرورش: 9

حضرت مریم کی کفالت: 9

حق کفالت میں جھگڑا: 10

حضرت زکریا علیہ السلام کے نام قرعہ: 10

حضرت مریم سے فرشتوں کی گفتگو: 10

حضرت مریم کی کرامت: 11

حضرت مریم کے سامنے فرشتے کا انسانی شکل میں ظہور: 11

حضرت مریم کی پاکدامنی: 12

حضرت مریم کو بچے کی خوشخبری اور اظہارِ تعجب: 13

اظہارِ قدرت کی تیسری صورت: 13

حضرت مریم امید سے ہو گئیں: 14

حضرت مریم کو تسلی: 14

حضرت مریم کی منت: 15

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت: 15

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابتدائی گفتگو: 16

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات: 17

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے 10 معجزات: 19

پہلا معجزہ... بغیر باپ کے پیدا ہونا: 19

مشابہت آدم کی مزید دو حیثیتیں: 19

دوسرا معجزہ... نومولودگی کی حالت میں کلام کرنا: 20

تیسرا معجزہ... مٹی سے پرندہ بنا کر اللہ کے حکم سے زندہ کرنا: 22

چوتھا معجزہ... پیدائشی اندھے کی بینائی لوٹانا: 22

پانچواں معجزہ... برص والے مریض کو صحت یاب کرنا: 23

چھٹا معجزہ... مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرنا: 23

ساتواں معجزہ... بغیر دیکھے کھائی اور ذخیرہ کی ہوئی چیزوں کی خبر دینا: 23

آٹھواں معجزہ... آپ کی دعا سے پکے پکائے کھانوں کا دستر خوان اترنا: 24

آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی عیسوی بشارت: 25

انجیل یوحنا کی گواہی: 27

نواں معجزہ... آپ کا زندہ حالت میں آسمان پر اٹھایا جانا: 28

"رفع" اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جانے کا مطلب: 29

غامدی صاحب کا باطل عقیدہ: 30

غامدی صاحب کا قرآنی آیت سے غلط استدلال: 30

غامدی صاحب کے غلط نظریے کی تردید: 31

مُتَوَفِّیکَ کا معنیٰ: 32

رفع الی السماء کا عقیدہ اجماعی ہے: 33

دسواں معجزہ... قرب قیامت دوبارہ نازل ہونا: 33

معرفت عیسیٰ کی چند علامات: 35

نکاح مدت قیام اور تدفین: 37

روضہ اقدس میں قبر کی جگہ ابھی موجود ہے: 37

دوبارہ تشریف آوری عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں: 38

دوبارہ تشریف آوری کے بعد دوہری حیثیت: 39

الوہیت و ابنیت مسیح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصاریٰ نجران سے مناظرہ: 40

قیامت والے دن بارگاہِ خداوندی میں گفتگو: 43

کرسمس کی تقریبات میں شرکت کا شرعی حکم: 44

مسیحی بھائیوں کو قبول اسلام کی دعوت: 47

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے جن انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ان میں ایک مبارک نام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا بھی ہے۔ اہل اسلام کے ہاں آپ علیہ السلام قابل احترام نبی و رسول ہیں۔ دنیا بھر میں ہر سال 25 دسمبر کو عیسائی لوگ آپ کی پیدائش سے منسوب کرتے ہیں اور Merry Christmas کے نام سے عید مناتے ہیں۔

اگرچہ ان کی تاریخ پیدائش کسی کو معلوم نہیں۔ البتہ قدیم زمانے میں 25 دسمبر سورج پرست لوگوں کی پرستش کا سالانہ جشن ہوا کرتا تھا۔ ایک قول کے مطابق 325ء میں قسطنطین نامی بادشاہ نے عیسائیت اختیار کی۔ مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے اس وقت کے عیسائی پادریوں کو اعتماد میں لے کر مشترکہ جشن منانے کا فیصلہ کیا۔ اسی وقت سے 25 دسمبر کو عیسائیوں میں خاص اہمیت حاصل ہو گئی۔

چونکہ اس موقع پر اہل اسلام بھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں بنیادی حقائق و نظریات جاننا چاہتے ہیں۔ اس حوالے سے مختصر مگر جامع مضمون پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کا نام عمران ہے۔ آپ کے نام موسوم قرآن کریم میں سورۃ آلِ عمران ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی:

سابقہ انبیاء علیہم السلام کی شریعت میں لوگ اپنی اولاد میں سے کسی ایک بیٹے کو دین کے لیے وقف کر دیا کرتے تھے۔ ان کی شریعت میں یہ جائز تھا باقی بیٹے دنیا کے کام کاج کرتے جبکہ ایک بیٹے کو خالص دین کے لیے وقف کر دیتے۔ حضرت عمران کی بیوی نے بھی اللہ تعالیٰ سے ایسی ہی سے منت مانی۔

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝۳۵

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 35

ترجمہ: وہ واقعہ بھی یاد کریں جب (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی یعنی) عمران کی بیوی نے کہا: اے اللہ! جو میرے پیٹ میں حمل ہے (اگر یہ بیٹا پیدا ہوا تو) میں منت مانتی ہوں کہ تیری راہ میں وقف کر دوں گی۔ میری نذر کو قبول فرمائیے! آپ ہی دعا کو سننے (قبول کرنے) والے ہیں اور ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی امید سے تھیں کہ حضرت عمران فوت ہو گئے اس کے بعد حضرت مریم کی پیدائش ہوئی۔

فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ ؕ وَ لَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی ۚ وَ اِنِّیۡ سَمَّیۡتُهَا مَرۡیَمَ وَ اِنِّیۡۤ اُعِیۡذُهَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۝۳۶

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 36

ترجمہ: پھر جب (لڑکے کے بجائے) لڑکی پیدا ہوئی تو کہنے لگیں: اے میرے

رب! مجھ سے لڑکی پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے ہاں کس کی پیدائش ہوئی اور (وہ) لڑکا (جس کی نیت انہوں نے منت مانتے وقت کی تھی) اس (پیدا ہونے والی) لڑکی کے برابر نہیں۔ اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور (جب یہ اولاد والی ہو گی) اس کی اولاد کو (بھی) شیطان مردود سے حفاظت کے لیے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔

حضرت مریم کی پرورش:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کو دودھ پلانے کے لیے دائی کا انتظام کیا گیا یا ان کو دودھ پلانے کی نوبت ہی نہیں آئی یہ بغیر دودھ پیے بچپن میں بڑھتی چلی گئیں۔ اس لیے قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بڑے اچھے طریقے سے پرورش کی یعنی بہت جلد جسم میں طاقت عطا فرمائی کہ اگر عام بچی کی ایک مہینے میں ایسی پرورش ہوتی ہے تو وہ ایک دن میں ایسی تھیں۔

حضرت مریم کی کفالت:

حضرت مریم کی والدہ اپنی بیٹی کو لیے بیت المقدس تشریف لے گئیں۔ وہاں علماء بنی اسرائیل موجود تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بھی موجود تھے۔ اگر مریم کے والد زندہ ہوتے جو بیت المقدس کے امام تھے وہ خود اپنی بیٹی کی تربیت کرتے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی خواہش یہ تھی کہ حضرت مریم کی کفالت میں کروں کیونکہ آپ کی بیوی حضرت مریم کی خالہ تھیں جبکہ باقی علماء کی بھی یہی خواہش تھی کہ مریم کی کفالت کی سعادت انہیں مل جائے۔

حق کفالت میں جھگڑا:

وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۖ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ:44

ترجمہ: اور آپ ان لوگوں کے پاس اس وقت موجود نہیں تھے جب وہ مریم کی حق کفالت کے لیے اپنی قلموں کو (دریا میں) ڈال رہے تھے (یعنی) جس وقت وہ لوگ اس معاملے میں جھگڑ رہے تھے آپ وہاں موجود نہیں تھے۔

حضرت زکریا علیہ السلام کے نام قرعہ:

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب حضرت مریم نذر میں قبول کر لی گئیں تو مسجد کے مجاورین میں جھگڑا ہوا کہ انہیں کس کی پرورش میں رکھا جائے، آخر قرعہ اندازی کی نوبت آئی سب نے اپنے اپنے قلم جن سے تورات لکھتے تھے چلتے پانی میں چھوڑ دیئے کہ جس کا قلم پانی کے بہاؤ پر نہ بہے بلکہ الٹا پھر جائے اسی کو حقدار سمجھیں۔ اس میں بھی قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا اور حق حقدار کو پہنچ گیا۔“

تفسیر عثمانی

حضرت مریم سے فرشتوں کی گفتگو:

حضرت مریم نہایت پاکباز، نیک، زاہدہ وعابدہ خاتون تھیں۔ آپ بچپن میں بھی خدا کا انتخاب تھیں اور جوانی میں بھی خدا کا انتخاب تھیں۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ

وَارۡكَعِيۡ مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿٤٣﴾

سورۃ اٰل عمران، رقم الآیات: 42، 43

ترجمہ: اور وہ وقت بھی قابلِ تذکرہ ہے کہ جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبولیت بخشی ہے، پاکیزگی عطا کی ہے اور (اس زمانے کی) دنیا بھر کی خواتین میں منتخب فرما کر فضیلت بخشی ہے۔ (اس لیے) اے مریم! آپ اپنے رب کی اطاعت کرتی رہیں، اپنے رب کے حضور سجدہ کرتی رہیں اور رکوع کرتی رہیں ان لوگوں کے ساتھ جو رکوع کرنے والے ہیں۔

فائدہ: فرشتے کا کسی سے کلام کر لینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرور نبی ہو گا۔

حضرت مریم کی کرامت:

حضرت مریم اپنے خالو حضرت زکریا علیہ السلام کی زیرِ تربیت آ گئیں۔ حضرت مریم بہت چھوٹی عمر میں بلوغ تک پہنچی ہیں۔ ایک کمرہ تھا وہاں حضرت مریم کی رہائش رکھی گئی آپ دعوت و تبلیغ کے لیے تشریف لے جاتے واپس آ کر کھانا وغیرہ دیتے لیکن ایک بار حضرت مریم جس کمرے میں تھیں اس کمرے کا جب دروازہ کھولا تو سامنے تازہ پھل نظر آئے، جن پھلوں کا وہ موسم نہیں تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے تعجب سے پوچھا: ﴿يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ﴾ اے مریم تالا بند ہے دروازے پہ تالا لگا ہے یہ پھل کہاں سے آئے؟ حضرت مریم نے جواب میں فرمایا: ﴿هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ﴾ یہ اللہ کی طرف سے آتے ہیں۔

حضرت مریم کے سامنے فرشتے کا انسانی شکل میں ظہور:

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا

شَرْقِيًّا ۝١٦ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۚ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ
لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧

سورۃ مریم، رقم الآیات: 16، 17

ترجمہ: اور اس کتاب میں مریم کے اس واقعے کا تذکرہ بھی کریں جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک مشرقی جانب کے مکان میں تشریف لے گئیں اور (یکسوئی سے عبادت کے لیے) اپنے اور لوگوں کے درمیان پردہ حائل کر دیا۔ اس موقع پر ہم نے مریم کے پاس ایک فرشتہ (حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کو) بھیجا۔ جو اُن کے سامنے ایک مکمل انسان کی شکل و صورت میں ظاہر ہوا۔

حضرت مریم کی پاکدامنی:

قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝١٨

سورۃ مریم، رقم الآیۃ: 18

ترجمہ: مریم نے کہا میں تجھ سے خدائے رحمٰن کی پناہ چاہتی ہوں اگر تجھ میں کچھ بھی خدا خوفی ہے (تو مجھ سے دور ہو جا۔)

فرشتوں کی عادت یہی ہے کہ وہ جب بھی انسانی صورت میں رونما ہوتے ہیں تو نہایت حسین و جمیل اور خوب صورت شکل میں آتے ہیں جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے واقعے میں بھی یہ بات موجود ہے۔ اور یہاں یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت مریم کی عفت و پاکدامنی کا امتحان مقصود ہو کہ وہ نہایت خوبصورت جوان کو دیکھ کر اپنی عفت و پاکدامنی کو کیسے بچاتی ہیں؟ قرآن کریم نے حضرت مریم کی پاکدامنی اور عفت کی منظر کشی جن خوبصورت الفاظ سے کی ہے وہ ہر عفت مآب خاتون کے لیے عملی زندگی کا ایک سنہرا سبق ہے۔

حضرت مریم کو بچے کی خوشخبری اور اظہارِ تعجب:

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ‌ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

سورۃ مریم، رقم الآیات:19، 20

ترجمہ: فرشتے نے جواب دیا: میں تو آپ کے رب کا بھیجا ہوا ایک فرشتہ ہوں اور اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کو (نسب، عادات و اخلاق کے اعتبار سے) پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے ازراہِ تعجب کہا کہ مجھے لڑکا کیسے پیدا ہوگا حالانکہ (میں نے اس کے جائز اسباب اختیار نہیں کیے یعنی) مجھے (جائز طریقے سے اس مقصد کے پیش نظر) کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اور میں نے (اس کے ناجائز اسباب بھی اختیار نہیں کیے یعنی) میں بدکار عورت نہیں ہوں۔

اظہارِ قدرت کی تیسری صورت:

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانوں کی پیدائش کے لیے جو عام ضابطہ بنایا ہے وہ یہ ہے کہ مرد و عورت کے باہمی جنسی ملاپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اس ضابطے کو دینی اور معاشرتی رنگ دینے کے لیے ادیانِ عالم میں اپنے اپنے مذہبی احکامات کی روشنی میں نکاح کا حکم اور طریقہ موجود ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس فطری ضابطے کی پابندی مخلوق کے لیے لازمی ہے، خالق کے لیے نہیں بلکہ وہ قادرِ مطلق ذات ہے اگر چاہے تو اسی نظام سے انسانوں کو پیدا فرمائے اور چاہے تو والدین کے بغیر ہی پیدا فرما دے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ذات نے آدم علیہ السلام کو مرد اور عورت دونوں کے بغیر تخلیق فرمایا۔ حضرت حوا کو بغیر عورت کے جبکہ عیسیٰ

علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾

سورۃ مریم، رقم الآیۃ: 21

ترجمہ: فرشتے نے کہا کہ ایسے ہی ہو گا (یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ) آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ میرے لیے یہ بالکل معمولی سی بات ہے اور ہم یہ کام اس لیے کریں گے کہ تاکہ اس (پیدا ہونے والے) بچے کو لوگوں کے لیے (قدرت خداوندی کی) نشانی بنائیں۔ اور اپنی طرف سے رحمت کا ذریعہ بنائیں اور یہ کام طے شدہ ہے یعنی ازل میں فیصلہ خداوندی اسی طرح لکھا ہوا ہے۔

حضرت مریم امید سے ہو گئیں:

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾

سورۃ مریم، رقم الآیات: 22، 23

ترجمہ: حضرت مریم کو حمل ٹھہر گیا اور (جب بچے کی ولادت کا وقت قریب آیا تو) وہ اس کو لیے ہوئے لوگوں سے دور الگ مقام پر چلی گئیں۔ پھر دردِ زہ (زچگی کے درد) کی وجہ سے کھجور کے درخت کی طرف آئیں اور کہا: اے کاش! میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی اور مجھے ایسا بھلا دیا جاتا کہ کسی کو کچھ یاد ہی نہ رہتا۔

حضرت مریم کو تسلی:

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ ۙ فَكُلِيْ

وَاشۡرَبِیۡ وَقَرِّیۡ عَیۡنًا ۚ

سورۃ مریم، رقم الآیات: 24، 25

ترجمہ: حضرت جبرئیل نے نیچے ایک جگہ سے آواز دے کر کہا: غم نہ کرو آپ کے رب نے آپ کے نیچے کی جانب ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر پکی ہوئی تازہ کھجوریں جھڑیں گی۔ اب اس درخت سے کھاؤ اور (پانی) پیو اور آنکھیں ٹھنڈی رکھو۔

حضرت مریم کی منت:

فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِیۡۤ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُکَلِّمَ الۡیَوۡمَ اِنۡسِیًّا ۚ﴿۲۶﴾

سورۃ مریم، رقم الآیۃ: 26

ترجمہ: اور ہاں اگر کسی کو (اعتراض کرنے کے لیے اپنی طرف) آتا ہوا دیکھو تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے لیے (چپ کے) روزے کی منت مانی ہے اس لیے میں کسی بھی انسان سے بات نہیں کروں گی۔

فائدہ: چپ کا روزہ رکھنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں منسوخ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت:

فَاَتَتۡ بِہٖ قَوۡمَہَا تَحۡمِلُہٗ ؕ قَالُوۡا یٰمَرۡیَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَیۡئًا فَرِیًّا ﴿۲۷﴾ یٰۤاُخۡتَ ہٰرُوۡنَ مَا کَانَ اَبُوۡکِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّ مَا کَانَتۡ اُمُّکِ بَغِیًّا ۚۖ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتۡ اِلَیۡہِ ؕ قَالُوۡا کَیۡفَ نُکَلِّمُ مَنۡ کَانَ فِی الۡمَہۡدِ صَبِیًّا ﴿۲۹﴾

سورۃ مریم، رقم الآیات: 27 تا 29

ترجمہ: پھر مریم اپنے بیٹے عیسیٰ کو گود میں لیے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں قوم کے لوگوں نے کہا اے مریم! تم نے بہت بڑی غلط حرکت کی۔ اے ہارون کی بہن نہ تیرے والد برے آدمی تھے اور نہ ہی تیری والدہ کوئی بدکار عورت تھی۔ مریم نے (چپکے سے) بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ مجھ سے نہیں بلکہ اس نومولود بچے سے پوچھو جس پر) وہ لوگ کہنے لگے: بھلا ہم ایسے بچے سے کیسے پوچھ تاچھ کر سکتے ہیں جو ابھی گود میں ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابتدائی گفتگو:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ؕ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۖ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ ۫ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ؕ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ؕ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾

سورۃ مریم، رقم الآیات: 30 تا 36

ترجمہ: وہ بچہ خود ہی بول اٹھا کہ میں اللہ کا خاص بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب (انجیل) دی ہے اور اس نے مجھ نبی بنایا۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت انسان بنادیا ہے (یعنی مخلوق خدا کو مجھ سے دین کا نفع پہنچے گا) اور جب تک میں اس دنیا میں زندہ رہوں اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر

اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوا جس دن مجھے موت آئے گی اور جس روز میں (قیامت کے دن زندہ ہونے کی حالت میں) دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔ یہی ہیں عیسیٰ بن مریم جس میں لوگ جھگڑا کر رہے ہیں میں اس سے متعلق بالکل سچی بات کہہ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے قطعاًیہ مناسب نہیں کہ وہ کسی کو اپنی اولاد بنائے بلکہ وہ اس سے بالکل ہر طرح سے پاک ہے۔ وہ جب کوئی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو بس حکم دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ کام اسی وقت ہو جاتا ہے۔ یقیناً میرا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہے اس لیے اسی ہی کی عبادت کرو یہی (دین پر چل کر جنت جانے کا) سیدھا راستہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات:

مذکورہ بالا گفتگو سے جو باتیں سمجھ آتی ہیں، وہ یہ ہیں:

1. حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اللہ کے بیٹے نہیں۔ یعنی اس میں عقیدہ ابنیت اور عقیدہ اُلوہیتِ مسیح کے نظریے کی واضح تردید ہے۔
2. حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحبِ کتاب نبی ہیں۔
3. حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد نبی ہیں۔
4. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مبارک بہت برکتوں والا ہے۔ (جس پر ہم ان شاء اللہ قدرے تفصیل سے آئندہ چل کر بات کریں گے کہ قرب قیامت آپ کی برکات کا ظہور کیسے ہو گا؟)
5. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز، روزہ (مراد تمام احکام خداوندی ہیں) کے پابند ہیں۔ آپ الہ نہیں ہیں کیونکہ الہ کسی اور کے حکم کا پابند نہیں ہوتا

6. حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے خدمت گزار رہے ہیں صرف والدہ کی بات فرمائی کیونکہ آپ بغیر والد کے تھے اس لیے ان کا ذکر نہیں فرمایا۔

7. حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فرمان سے معلوم ہوا کہ والدہ کی خدمت نہ کرنے والا سرکش اور بدبخت ہوتا ہے۔

8. حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدائش سے لے کر روز محشر تک سراپا سلامتی ہیں۔ پیدائش کے وقت اپنی بے گناہ ماں کی صفائی بیان کر کے، لوگوں کے جھگڑے کا حل پیش کر کے، عقائد و نظریات کو بیان فرما کے، اَخلاق و آداب سکھلا کے، انجیل کے ذریعے احکامات سکھلا کے پہلے بھی سراپا سلامتی رہے اور قُرب قیامت نازل ہو کر تمام فتنوں سے اس امت کو محفوظ فرما کے واقعی آپ سراپا سلامتی کا حق ادا کریں گے۔

9. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کو عیسیٰ بن مریم فرما کر عصمت نبوت کی دلیل ذکر فرمائی ہے وہ اس طرح کہ نبوت اور زنا والا نسب دونوں ایک ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے نبی کا نسب اگر اخلاقی طور پر عیب والا ہو تو یہ بات عقیدۂ عصمتِ نبوت کے خلاف ہے۔ اس لیے فرمایا کہ میرے نسب پر طعن نہ کرو میں واقعی ”ابنِ مریم“ ہوں۔ باقی یہودیوں اور مرزائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب میں یوسف نجار کا نام ذکر کر کے العیاذ باللہ آپ علیہ السلام کے ناجائز اولاد ہونے کی بات کی ہے وہ سراسر کفر ہے۔

10. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عقیدہ توحید کی نزاہت و پاکیزگی کو بیان فرما

کر اپنے ”ابن اللہ“ ہونے کی تردید کی ہے۔

11. حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو خالص توحید کا سبق دے کر صرف اسی ذات کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اور اسی کو جنت جانے کا سیدھا اور واحد راستہ قرار دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے 10 معجزات:

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جن معجزات کو بیان فرمایا ہے مجموعی طور پر ان کی تعداد دس بنتی ہے۔ جن کو نمبر وار ذکر کیا جارہا ہے۔

پہلا معجزہ... بغیر باپ کے پیدا ہونا:

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام جیسا قرار دیا گیا ہے جس طرح حضرت آدم بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بغیر باپ کے حضرت مریم سے پیدا ہوئے۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 59

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال حضرت آدم جیسی ہے۔

مشابہت آدم کی مزید دو حیثیتیں:

1: حضرت آدم علیہ السلام بھی فرشتوں کے ساتھ کافی عرصہ رہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اُس وقت سے فرشتوں کے ساتھ رہ رہے ہیں جب سے انہیں اس زمین سے آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا ہے اور قُرب قیامت

تک انہی فرشتوں کے ساتھ رہیں گے۔

:2 حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین کی طرف نازل ہوئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آسمان سے زمین پر اتریں گے۔

دوسرا معجزہ... نومولودگی کی حالت میں کلام کرنا:

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابتدائی گفتگو اس حالت میں ہوئی کہ آپ نومولود تھے یہ وہ عمر ہوتی ہے جب بچہ کچھ بولنے پر قادر نہیں ہوتا آپ نے اسی عمر میں فصیح وبلیغ کلام فرمایا ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے:

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا
﴿۲۷﴾ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ﴿۲۸﴾
فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ؕ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ﴿۲۹﴾

سورۃ مریم، رقم الآیات:27 تا 29

ترجمہ: پھر مریم اپنے بیٹے عیسیٰ کو گود میں لیے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں قوم کے لوگوں نے کہا اے مریم! تم نے بہت بڑی غلط حرکت کی۔ اے ہارون کی بہن نہ تیرے والد برے آدمی تھے اور نہ ہی تیری والدہ کوئی بدکار عورت تھی۔ مریم نے (چپکے سے) بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ مجھ سے نہیں بلکہ اس نومولود بچے سے پوچھو جس پر) وہ لوگ کہنے لگے: بھلا ہم ایسے بچے سے کیسے پوچھ تاچھ کر سکتے ہیں جو ابھی گود میں ہے۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں یہ گفتگو فرمائی۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِیْ
مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّا

بِوَالِدَتِیْ ۫ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ
یَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ
الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی
اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٣٥﴾ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿٣٦﴾

سورۃ مریم، رقم الآیات:30 تا 36

ترجمہ: وہ بچہ خود ہی بول اٹھا کہ میں اللہ کا خاص بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب (انجیل) دی ہے اور اس نے مجھ نبی بنایا۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت انسان بنا دیا ہے (یعنی مخلوق خدا کو مجھ سے دین کا نفع پہنچے گا) اور جب تک میں اس دنیا میں زندہ رہوں اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔ اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوا جس دن مجھے موت آئے گی اور جس روز میں (قیامت کے دن زندہ ہونے کی حالت میں) دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔ یہی ہیں عیسیٰ بن مریم جس میں لوگ جھگڑا کر رہے ہیں میں اس سے متعلق بالکل سچی بات کہہ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی شان کے قطعاً یہ مناسب نہیں کہ وہ کسی کو اپنی اولاد بنائے بلکہ وہ اس سے بالکل ہر طرح سے پاک ہے۔ وہ جب کوئی کام کا ارادہ فرماتا ہے تو بس حکم دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ کام اسی وقت ہو جاتا ہے۔ یقیناً میرا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہے اس لیے اسی ہی کی عبادت کرو یہی (دین پر چل کر جنت جانے کا) سیدھا راستہ ہے۔

فائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درج بالا گفتگو گزشتہ صفحات میں ہم پہلے بھی

ذکر کر چکے ہیں اب موضوع کی مناسبت سے دوبارہ بھی ذکر کر دی ہے۔

تیسرا معجزہ… مٹی سے پرندہ بنا کر اللہ کے حکم سے زندہ کرنا:

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں ایک بات بھی ذکر فرمائی ہے کہ آپ مٹی سے ایک پرندے کی شکل بناتے پھر اس میں پھونک مارتے اور وہ پرندہ اللہ کے حکم سے جیتا جاگتا پرندہ بن جاتا۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 49

ترجمہ: اور (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ) بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لے کر آیا ہوں (اور وہ یہ کہ) میں تمہارے سے سامنے گارے (چکنی مٹی) سے پرندے کی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ (بے جان مٹی کا پتلا) اللہ کے حکم سے (جیتا جاگتا صحیح سالم) پرندہ بن جاتا ہے۔

چوتھا معجزہ… پیدائشی اندھے کی بینائی لوٹانا:

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں ایک بات بھی ذکر فرمائی ہے کہ آپ (مادرزاد) پیدائشی لاعلاج اندھے پر ہاتھ پھیرتے تو اللہ کے حکم سے اس کی بینائی آجاتی۔ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 49

ترجمہ: اور میں اللہ کے حکم سے پیدائشی اندھے کو تندرست کر دیتا ہوں۔

پانچواں معجزہ...برص والے مریض کو صحت یاب کرنا:

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں ایک بات بھی ذکر فرمائی ہے کہ آپ برص والے لاعلاج مریض پر ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ کے حکم سے تندرست ہو جاتا۔ وَ الۡاَبۡرَصَ

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 49

ترجمہ: اور میں برص والے (لاعلاج) مریض شخص کو تندرست کر دیتا ہوں۔

فائدہ: برص یہ ایک جِلدی بیماری ہے جس کی وجہ سے جسم کے اکثر حصے خاص طور پر چہرے، کمر، ہاتھوں اور پاؤں پر سفید سفید داغ نمودار ہوتے ہیں۔

چھٹا معجزہ... مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرنا:

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں ایک بات بھی ذکر فرمائی ہے کہ آپ مردوں کو مخاطب کر کے فرماتے کہ اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ تو وہ زندہ ہو جاتے تھے۔ وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 49

ترجمہ: اور میں مُردوں (جس میں بظاہر زندگی کے آثار دکھائی نہ دیں) کو زندہ کر دیتا ہوں۔

ساتواں معجزہ...بغیر دیکھے کھائی اور ذخیرہ کی ہوئی چیزوں کی خبر دینا:

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں ایک بات بھی ذکر فرمائی ہے کہ آپ لوگوں کو یہ بتلا دیتے تھے کہ تم کون سی چیز کھا کر آئے ہو اور کون سی چیز گھر میں ذخیرہ کر کے آئے ہو۔

وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ

سورۃ آل عمران، رقم الآیۃ: 49

ترجمہ: اور تم لوگ اپنے گھروں سے جو چیز کھا کر آتے ہو یا ذخیرہ کر کے آتے ہو میں وہ (بغیر دیکھے ہی) تم کو سب (ٹھیک ٹھیک) بتا دیتا ہوں۔

آٹھواں معجزہ… آپ کی دعا سے پکے پکائے کھانوں کا دستر خوان اترنا:

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں ایک بات بھی ذکر فرمائی ہے کہ آپ نے دعا فرمائی کہ آسمانوں سے پکے پکائے کھانوں کا دستر خوان نازل فرما۔ حدیث مبارک میں ہے کہ وہ دستر خوان نازل بھی ہوا۔

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع

سورۃ المائدۃ: رقم الآیات: 114، 115

ترجمہ: حضرت عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ! ہم پر آسمان سے (پکے پکائے کھانوں کا) دستر خوان نازل فرما جو ہمارے اگلوں پچھلوں کے لیے خوشی کا سامان بن جائے اور آپ کی طرف سے ایک بڑی نشانی (میری نبوت و رسالت کے حق ہونے پر ایک معجزہ) ہو۔ اور ہمیں یہ عظیم نعمت عطا فرما ہی دیں کیونکہ آپ سب سے بہتر (نعمتیں) عطا فرمانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تم پر وہ دستر خوان (جس کی تم نے مجھ سے دعا مانگی ہے) ضرور اتاروں گا لیکن اس کے بعد تیری قوم میں سے جو شخص بھی کفر کرے گا اس کو میں ایسی سزا دوں گا کہ جو

دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی ہو گی۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث: 3061

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت کا دستر خوان اتارا گیا اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا گیا کہ اس میں کسی طرح کی کوئی خیانت نہ کریں اور نہ ہی اسے کل کے لیے ذخیرہ بنائیں۔ مگر ان کی قوم نے اس میں خیانت کی اور ذخیرہ کیا جس کی وجہ سے ان کے چہرے مسخ کر کے بندر اور خنزیروں جیسے بنا دیے گئے۔

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیسوی بشارت:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦

سورۃ الصف، رقم الآیۃ: 6

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے کہ) جب (حضرت) عیسیٰ بن مریم نے (اپنی قوم سے) کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا (رسول) ہوں، کہ مجھ سے پہلے جو (آسمانی کتاب) تورات آ چکی ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور میں ایک عظیم المرتبت رسول کی

بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد تشریف لائیں گے، جن کا نام احمد ہو گا۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

اس آیت مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس رسول کی آمد کی خوشخبری دی ہے اس سے مراد حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ (وَأَنَا أَحْمَدُ) وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِى يَمْحُو اللهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِى يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3532

ترجمہ: حضرت محمد بن جُبیر بن مُطعم اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دیگر ناموں کی طرح) میرے (یہ) پانچ نام بھی ہیں: محمد، احمد، ماحی جس کا معنی ہے کفر کو مٹانے والا، حاشر جس کا معنی ہے وہ ذات جس کے قدموں پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور عاقب۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا

نُورٌ أَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ۔

صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: 6404

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ الفزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ رب العزت کے ہاں میں اس وقت خاتم النبیین تھا جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں تھے۔ مزید فرمایا کہ میں تمہیں اپنے بارے مزید باخبر کیے دیتا ہوں کہ میں اپنے باپ (جد امجد) حضرت ابراہیم کی دعا (کا ثمرہ) ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا نتیجہ ہوں اور اپنی والدہ کے اس خواب کی حقیقی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے ایک عظیم الشان روشنی نکلی جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسی بشارت اور خوشخبری کا نتیجہ قرار دیا ہے جس کا تذکرہ مذکورہ بالا سورۃ الصف کی آیت میں موجود ہے۔

انجیل یوحنا کی گواہی:

”احمد“ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام ہے، اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اسی نام سے آپ کی بشارت دی تھی۔ اس قسم کی ایک بشارت آج بھی انجیل یوحنا میں تحریف شدہ حالت میں موجود ہے۔ انجیل یوحنا کی عبارت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے حواریوں سے فرمایا: ”اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے“ (یوحنا: 16)۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ مددگار کیا گیا ہے۔ وہ

اصل یونانی میں "فارقلیط" (Periclytos) تھا جس کے معنی ہیں "قابل تعریف شخص" اور یہ "احمد" کا لفظی ترجمہ ہے لیکن اس لفظ کو "Paracletus" سے بدل دیا گیا ہے، جس کا ترجمہ "مددگار" اور بعض تراجم میں "وکیل" یا "شفیع" کیا گیا ہے۔ اگر "فارقلیط" کا لفظ مدنظر رکھا جائے تو صحیح ترجمہ یہ ہو گا کہ "وہ تمہارے پاس اس قابل تعریف شخص (احمد) کو بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا" اس میں یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ پیغمبر آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی خاص علاقے یا کسی خاص زمانے کے لیے نہیں ہوں گے، بلکہ آپ کی نبوت قیامت تک آنے والے ہر زمانے کے لیے ہو گی۔ نیز برناباس کی انجیل میں کئی مقامات پر حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام لے کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارتیں موجود ہیں۔ اگرچہ عیسائی مذہب والے اس انجیل کو معتبر نہیں مانتے، لیکن ہمارے نزدیک وہ ان چاروں انجیلوں سے زیادہ مستند ہے جنہیں عیسائی مذہب میں معتبر مانا گیا ہے۔

آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی، سورۃ الصف، رقم الآیۃ: 6

نواں معجزہ... آپ کا زندہ حالت میں آسمان پر اٹھایا جانا:

قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں ایک بات بھی ذکر فرمائی ہے کہ آپ کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ اس کی وجہ یہ بنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے دین حق کی تبلیغ شروع فرمائی تو یہودی لوگوں نے اسے اچھا نہ سمجھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے پہلے لوگوں کا رجحان یہودیوں کی طرف تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے اس رجحان میں کمی آئی تو وہ لوگ حسد کا شکار ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

دشمن بن گئے۔ قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں کی طرف اٹھالیا۔

وَّ بِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا ۙ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۵۸﴾

سورۃ النساء، رقم الآیات: 157، 158

ترجمہ: اور یہودیوں نے کفر اختیار کیا اور حضرت مریم پر (العیاذ باللہ۔ ناجائز جنسی تعلقات کا بہت) بڑا بہتان لگایا۔ اور یہ کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا تھا۔ (اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ غلط کہتے ہیں) حالانکہ نہ تو انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا تھا اور نہ ہی سولی دے پائے تھے بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس میں شک کا شکار ہوئے ہیں۔ انہیں محض گمان کی اتباع کے حقائق پر مبنی باتوں کا کوئی علم ہی نہیں ہے۔ یقیناً وہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کر پائے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ اپنے پاس (آسمانوں کی طرف) اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑا صاحب اقتدار اور حکمت والا ہے۔

”رفع“ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جانے کا مطلب:

امام فخر الدین محمد بن عمر بن الحسین الرازی رحمہ اللہ (المتوفی: 606ھ) اس آیت کے تحت ایک گمراہ فرقہ (فرقہ مُشَبِّهَہ) کی تردید کرتے ہوئے فرماتے

ہیں: اَلْمُرَادُ الرَّفْعُ اِلٰی مَوْضِعٍ لَا یَجْرِیْ فِیْهِ حُکْمُ غَیْرِ اللّٰہِ۔

تفسیر الرازی، تحت قولہ تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ

ترجمہ: اس آیت مبارکہ میں رفع سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں اللہ کے علاوہ کسی اور کا (ظاہری طور پر بھی) حکم نہیں چلتا۔

فائدہ: فرقہ مُشَبِّہَہ کے دیگر گمراہ کن نظریات میں سے ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے جہت کے قائل ہیں اور اپنا (غلط) استدلال سورۃ النساء کی مذکورہ بالا آیت سے کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اھل السنۃ والجماعۃ کا نظریہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات تمام جہات کو محیط ہے محض کسی خاص جہت میں نہیں کہ اس کے علاوہ دیگر جہات میں نہ ہو۔

غامدی صاحب کا باطل عقیدہ:

دور حاضر کے نام نہاد مذہبی اسکالر جاوید احمد غامدی نے اپنا غلط نظریہ یہ پیش کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئی ہے، پھر اللہ نے اُن کو آسمان پہ اٹھایا ہے۔ جبکہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت نہیں آئی ہے بلکہ اللہ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔

غامدی صاحب کا قرآنی آیت سے غلط استدلال:

غامدی صاحب اپنے باطل نظریے کا قرآن کریم سے استدلال کرتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ ان کا غلط استدلال اور اس کا صحیح جواب پیش خدمت ہے۔

غامدی صاحب کہتے ہیں:

﴿اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ﴾

اس میں اللہ نے فرمایا: ﴿يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ عیسیٰ! میں آپ کو وفات دوں گا، ﴿وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾ اور تجھے آسمان پر اٹھالوں گا۔ دیکھو! خدا نے پہلے وفات کی بات کی ہے پھر اٹھانے کی بات کی ہے۔ کافر تیری لاش کی بے حرمتی نہیں کر سکیں گے۔ اس سے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے وفات دی ہے پھر اوپر اٹھایا ہے۔

غامدی صاحب کے غلط نظریے کی تردید:

اصل میں یہ ہوا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے قتل کرنے کے لیے یہودی آپ کے پیچھے دوڑے تو عیسیٰ علیہ السلام ایک کمرے میں چھپ گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی ہے کہ اے میرے عیسیٰ! آپ نے گھبرانا بالکل نہیں ہے، ﴿اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ موت تو میرے اختیار میں ہے یہ تجھے نہیں مار سکتے۔ اب عیسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں یا اللہ موت تو آپ کے اختیار میں ہے آپ ہی دیں گے میرا اس پر پورا یقین کامل ہے لیکن یہ لوگ تو میرے کمرے کے باہر پہنچ چکے ہیں۔ تو اس موقع پر اللہ رب العزت نے ﴿اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ﴾ کہہ کر تسلی دی ہے اور ﴿وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾ کہہ کے اٹھالیا ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ نے امام ضحاک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ موجود تھے اور ابلیس نے یہودیوں کو جا کر بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام فلاں کمرے میں چھپے ہیں، جا کر انہیں گرفتار کرو اور قتل کر دو۔ یہودی باہر جمع ہو کے آگئے اب باہر یہودی ہیں اندر عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ

موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہودی آ گئے ہیں، تم میں سے کوئی ایسا بندہ ہے جو اپنی جان قربان کر دے؟ تو وہ کل قیامت کے بعد جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ ایک حواری نے کہا: جی! میں تیار ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو اپنی مبارک پگڑی دی اور اپنی مبارک قمیص دی۔ انہوں نے پگڑی بھی سر پہ رکھ لی اور قمیص بھی پہن لی۔ اللہ نے شکل بھی عیسیٰ علیہ السلام جیسی بنادی۔ تو جب یہ باہر نکلے تو یہودیوں نے سمجھا کہ یہی عیسیٰ ہیں۔ اسی کو قرآن نے بیان کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی پہ نہیں چڑھے بلکہ ان کا جو شبیہ (ملتی جلتی شکل و شباہت والا) تھا اس کو انہوں نے سولی پہ چڑھایا۔ وہ قتل ہو گیا اور عیسیٰ علیہ السلام بچ گئے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ طیطلانوس نامی ایک یہودی شخص تھا، اس کو یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لیے کمرے کے اندر بھیجا تو اس کی شکل کو اللہ نے تبدیل کر دیا۔ جب باہر نکلا تو یہود نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی پر چڑھا دیا۔

بہر حال! قرآن کا فیصلہ ہے: ﴿وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ﴾ کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ بنادی تھی یہود ان کو نہ قتل کر سکے اور نہ صلیب پر چڑھا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پہ اٹھالیا۔

مُتَوَفِّیکَ کا معنیٰ:

مُتَوَفِّيْكَ عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ لفظ "تَوَفِّیْ" بروزن " تَفَعُّل" سے بنا ہے جس کا معنیٰ ہوتا ہے "اَخْذُ الشَّیْءِ وَافِیًا. یعنی "کسی چیز کو پورے طور پر

لے لینا“ ہے اس کا لغوی معنیٰ موت نہیں ہے۔ باقی جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کے بارے میں بھی یہی لفظ بول لیتے ہیں کیونکہ وہ بھی اپنی زندگی کی سانسیں پوری کر چکا ہوتا ہے۔

بالخصوص جب توفی کے ساتھ موت یا نیند کا قرینہ نہ ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے پورا پورا لے لینا اور یہاں بھی موت یا نیند کا قرینہ موجود نہیں تو اس کا معنیٰ ہوگا: "إِنِّیْ قَابِضُكَ تَمَاماً" یعنی میں تجھے پورا کا پورا اپنی طرف لے لوں گا۔

رفع الی السماء کا عقیدہ اجماعی ہے:

امام المتکلمین امام علی بن اسماعیل الاشعری رحمہ اللہ (المتوفیٰ:324ھ) فرماتے ہیں:

وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلىٰ أَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ رَفَعَ عِيْسىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلىٰ السَّمَاءِ۔

الابانۃ عن اصول الدیانۃ ج1 ص109

ترجمہ: پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر (زندہ) اٹھالیا۔

دسواں معجزہ... قرب قیامت دوبارہ نازل ہونا:

قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال کا خروج ہو چکا ہوگا اور امام مہدی دمشق کی جامع مسجد میں نمازِ فجر کے لیے تیاری میں ہوں گے۔ اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد کے مشرقی مینار پر دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے

اور نماز سے فراغت کے بعد امام مہدی کی معیت میں دجال پر چڑھائی کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ کافر اس کی تاب نہ لا سکے گا، جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نظر جائے گی وہاں تک آپ کا سانس پہنچے گا اس سانس کے پہنچتے ہی کافر مرتے جائیں گے۔ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی ایسا پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور ”باب لُد“ پر جا کر اس کو اپنے نیزہ سے قتل کریں گے اور اس کا خون مسلمانوں کا دکھائیں گے۔ اس کے بعد لشکر اسلام دجال کے لشکر کا مقابلہ کرے گا۔ اس لشکر میں جو یہودی ہوں گے مسلمانوں کا لشکر ان کو خوب قتل کرے گا۔ اس طرح زمین دجال اور یہود کے ناپاک وجود سے پاک ہو جائے گی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا فَلَيُكَسِّرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيُصْلِحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ وَلَيُذْهِبَنَّ الشَّحْنَاءَ وَلَيُعْرَضَنَّ عَلَيْهِ الْمَالُ فَلَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰى قَبْرِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَأُجِيْبَنَّهُ۔

مسند ابی یعلیٰ ص 1149 رقم الحدیث 6577

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں مجھ ابوالقاسم (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے) کی جان ہے۔ (قرب قیامت) حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اس وقت آپ

کی حیثیت یہ ہو گی کہ آپ اہل ایمان کے امام ہوں گے ان کے درمیان انصاف کرنے والے ہوں گے آپ ہی ان کے فیصلے فرمائیں گے اور عدل کو قائم کرنے والے ہوں گے۔ صلیب (عیسائیوں کا دینی شعار) کو توڑ دیں گے (عیسائیت کو ختم کریں گے) خنزیر کو قتل کر دیں گے (یہودیت کو ختم کریں گے) اہل ایمان کی آپس کی دشمنیاں ختم کرائیں گے اور حسد / بغض کو ختم کرائیں گے۔ آپ کو مال کی پیش کش کی جائے گی لیکن آپ اسے قبول نہیں فرمائیں گے۔ پھر وہ (مدینہ طیبہ میں) میری قبر پر تشریف لائیں گے اور آکر مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں گے اے محمد! تو میں ان کو جواب دوں گا۔

قَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ: إِنَّ عِيْسٰى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

تفسیر جامع البیان طبری تحت سورۃ اٰل عمران رقم الایۃ:55

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور قیامت سے پہلے تمہاری طرف (دوبارہ تشریف لے) آئیں گے۔

معرفت عیسیٰ کی چند علامات:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلًا مَرْبُوعًا إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى

الْإِسْلَامِ فَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا تَضُرُّهُمْ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

مسند احمد، رقم الحدیث:9270

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں یعنی احکام مختلف ہیں اور ان کا دین یعنی اصول وعقائد سب کے ایک ہیں اور میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اس لئے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ (ان کی چند علامات یہ ہیں)

ان کا قد درمیانہ ہو گا، ان رنگ کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہو گا، ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے، سر کی یہ شان ہو گی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہو گی۔ وہ آکر صلیب کو توڑیں گے جزیہ کو ختم کریں گے، سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام ادیان کو ختم فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا۔ پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرنے لگیں گے، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں گے۔ سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال

ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

نکاح مدت قیام اور تدفین:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِي فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

مشکوٰۃ المصابیح، رقم الحدیث:5508

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قرب قیامت آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، نکاح کریں گے ان کی اولاد ہوگی دنیا میں ان کی مدت قیام پنتالیس 45 سال ہوگی پھر (قرب قیامت کے اسی زمانے میں) آپ کی وفات ہوگی میرے روضہ میں میرے ساتھ دفن کیے جائیں گے اور قیامت والے دن میں اور عیسیٰ بن مریم دونوں ایک ہی مقبرے سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ باہر آئیں گے۔

روضہ اقدس میں قبر کی جگہ ابھی موجود ہے:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ۔ قَالَ: فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:3617

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں آپ کے قریب ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دفن کیا جائے گا۔ ابو مودود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روضہ مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دفن ہونے کی جگہ اب بھی موجود ہے۔

حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات کس جگہ ہو گی؟ خاص جگہ کے بارے میں کوئی صریح روایت نہیں ملتی۔

حدیث مبارک کے مطابق نبی کی جس جگہ وفات ہو اسی جگہ تدفین ہوتی ہے اس حدیث سے مراد وہی خاص جگہ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نبی کے جسد اطہر کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ منتقل نہیں کیا جاتا۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال مدینہ منورہ میں ہو اور تدفین روضہ اقدس میں ہو تو یہ اس حدیث مبارک کے منافی نہیں۔

دوبارہ تشریف آوری عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں:

یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے انبیاء و رسل علیہم السلام کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا تھا اس کا اختتام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر فرمایا۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی کا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء و رسل کی تعداد متعین تھی وہ تعداد حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے پوری ہو چکی ہے اب کسی ایسے نبی کی نبوت کا قائل ہونا جس سے تعداد میں اضافہ ہو یہ ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی ہے اور کفر ہے۔ باقی رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جب وہ دوبارہ تشریف لائیں گے تو اس تعداد میں اضافہ نہیں ہو گا اس لیے عقیدہ ختم نبوت کے منافی بھی نہیں۔

ایک ہے نبی کا پیدا ہونا ایک ہے پیدا شدہ نبی کا نازل ہونا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہوں گے بلکہ آسمان سے نازل ہوں گے اور نہ ہی وہ نئے نبی ہوں گے اس لئے ان کے آنے سے عقیدہ ختم نبوت پہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔

دوبارہ تشریف آوری کے بعد دوہری حیثیت:

یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا دائرہ، امت کے افراد اور آپ پر نازل ہونے والی شریعت کا زمانہ محدود تھا۔

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیۡ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ۔

سورۃ الصف: رقم الآیۃ: 6

ترجمہ: اور یاد کریں اس وقت کو بھی جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں آپ لوگوں کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

جب دوباری تشریف آوری ہو گی تو اپنی شریعت کی نہ خود عمل کریں گے اور نہ ہی اس کی تبلیغ کریں گے بلکہ آپ کی حیثیت دوہری ہو گی یعنی نبی ہونے کے ساتھ ساتھ اس امت کے ایک فرد جلیل (خلیفہ) بھی ہوں گے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نافذ کریں گے چونکہ شریعت محمدیہ ان کی ضروریات کو پورا کرے گی تو آپ خود بھی دین اسلام پر عمل فرما ہوں گے۔

الوہیت وابنیت مسیح پر رسول اللہ ﷺ کا نصاریٰ نجران سے مناظرہ:

سن 9 ہجری میں نصاریٰ نجران کا 60 افراد پر مشتمل وفد عبد المسیح عاقب (عبد المسیح نام ہے اور عاقب اس کا لقب) کی قیادت میں خاتم المعصومین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد کے انتظامی امور سید ایہم (ایہم نام ہے اور سید اس کا لقب) سنبھال رہا تھا۔ ان کا پادری ابو حارثہ بن علقمہ تھا۔ اصل میں نجران کے دو گروہ تھے۔ اُمیین کا اور نصاریٰ کا۔ ان میں سے امیین نے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن نصاریٰ نے جزیہ پر صلح کی۔ یہ وفد بڑی شان وشوکت کے ساتھ مدینہ آیا۔ اپنی عبادت سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ اُلوہیت وابنیت مسیح (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا اور خدا کے بیٹا ہونے) پر بات چیت شروع ہوئی۔

وفد نے کہا: اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں تو پھر ان کا باپ کون ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات کو مانتے ہو کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے مشابہ ہونا چاہئے، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ خدا کی مثل کوئی نہیں۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ- وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تم اس بات کو بھی مانتے ہو کہ خدا حَیٌّ لَا یَمُوْتُ ہے ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی وَاَنَّ عِيْسٰى يَاْتِيْ عَلَيْهِ الْفَنَاءُ۔ تم یہ بھی مانتے ہو کہ ہمارا پروردگار قدرت والا، پورے عالَم کا محافظ، نگران اور رازق ہے۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام بھی کسی چیز کے مالک ہیں؟

وفد نے کہا: نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بھی جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس طرح تخلیق فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے اور بول براز سے پاک ہے اور حضرت مریم صدیقہ عام عورتوں کی طرح حاملہ ہوئیں، عام عورتوں کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے اور بول براز بھی کرتے تھے۔

وفد نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کیسے ہو سکتے ہیں؟

حق ان کے سامنے واضح ہو گیا لیکن حق قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل فرمائیں: الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝٢ؕ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝٣ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝٥ؕ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝٦

(سورۃ آلِ عمران، رقم الآیات: 1 تا 6)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود (برحق) نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، پوری کائنات کو (اچھی طرح) سنبھالنے والا ہے۔ اس نے آپ پر ایسی

کتاب نازل کی جو برحق ہے گزشتہ آسمانی کتابوں (کے منزل من اللہ ہونے) کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اسی ذات نے تورات اور انجیل کو نازل فرمایا۔ جو پہلے (جب تک محرف نہ ہوئی تھیں اس وقت) لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت بن کر نازل ہوئیں۔ اسی ذات نے حق اور باطل کو پرکھنے کی کسوٹی نازل کی۔ بے شک جن لوگوں نے اللہ کی آیات (نشانیوں) کا انکار کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ زبردست اقتدار کا مالک ہے اور برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔ یقیناً اللہ سے کوئی بھی چیز چھپ نہیں سکتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ وہی ہے جو جس طرح چاہتا ہے ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور معبود (برحق) نہیں وہ زبردست اقتدار کا مالک ہے اور اعلیٰ درجے کی حکمت کا بھی مالک ہے۔

بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔

وفد نے کہا: ہم تو پہلے سے مسلمان ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیسے مسلمان ہو؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنایا ہوا ہے، صلیب کی پوجا کرتے ہو اور خنزیر کھاتے ہو جو نجس العین ہے۔

وفد نے کہا: آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کہتے ہو؟ آپ نے کبھی ان جیسا آدمی دیکھا اور سنا ہے۔

اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنائیں:

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَاجَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾

سورۃ اٰلِ عمران، رقم الآیات: 59 تا 61

ترجمہ: اللہ کے ہاں عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال آدم (علیہ السلام) جیسی ہے۔ (دونوں کی تخلیق بغیر باپ کے ہوئی ہے) اللہ نے انہیں مٹی سے تخلیق کیا۔ صورت یہ بنی کہ ان کے وجود کا حکم دیا تو وہ موجود ہو گئے۔ حق وہی ہے جو آپ کے رب کی طرف سے آیا ہے۔ (اس لیے اس پر یقین رکھنا اور) شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو جانا۔ آپ کے پاس عیسیٰ علیہ السلام کا کے واقعے کا صحیح علم آ گیا ہے اس کے بعد بھی جو لوگ اس معاملے میں آپ سے بحث کریں تو ان سے کہہ دو کہ آؤ! ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو، ہم اپنی خواتین کو بلائیں اور تم اپنی خواتین کو، ہم اپنے لوگوں کو اور تم اپنے لوگوں کو۔ پھر ہم دونوں فریق مل کر اللہ کے سامنے گڑ گڑائیں اور جو جھوٹے ہیں ان پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

قیامت والے دن بارگاہِ خداوندی میں گفتگو:

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ق بِحَقٍّ طؔ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ج فَلَمَّا

تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾
اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

سورۃ المائدۃ، رقم الآیات: 116، 117، 118

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ؟ وہ عرض کریں گے کہ میں تو آپ کی ذات والا صفات کو شرک سے پاک سمجھتا ہوں۔ بھلا میری کیا مجال کہ میں ایسے بات کہوں؟ جس کے کہنے کا مجھے کسی طرح حق نہیں۔ اگر واقعی میں نے ایسی بات کی ہوتی تو یقیناً آپ کے علم میں ضرور ہوتی کیونکہ آپ تو وہ باتیں بھی جانتے ہیں جو میرے دل میں پوشیدہ ہوتی ہیں جبکہ میں آپ کی مخفی باتوں کو نہیں جانتا۔ یقینا آپ کو تمام چھپی ہوئی باتوں کا پورا پورا علم ہے۔

میں نے ان لوگوں سے اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہی جس بات کہنے کا آپ نے مجھ حکم فرمایا تھا اور وہ بات یہ تھی کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ ہاں جب تک میں ان کے درمیان موجود رہا میں ان کے حالات سے واقف رہا اور جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ خود ان کے نگران تھے اور آپ کی ذات تو ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر آپ ان کو سزا دیں تو آپ کو حق ہے کیونکہ وہ آپ بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف فرمادیں تو آپ کا اقتدار بھی کامل درجے کا ہے، حکمت بھی کامل درجے کی ہے۔

کرسمس کی تقریبات میں شرکت کا شرعی حکم:

غیر مسلموں کے مذہبی تہوار چونکہ غلط اعتقادات پر مبنی ہوتے ہیں اور عیسائی بھی کرسمس اپنے مذہب کے شعار کے طور پر تعظیماً مناتے ہیں۔ لہٰذا

مسلمانوں کے لیے کرسمس کی تقاریب میں شرکت جائز نہیں۔ اسی طرح کرسمس پر مبارک باد دینا بھی درست نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔

سنن ابی داؤد، رقم الحدیث:4033

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔

شریعت مطہرہ میں شرکیہ یا ناجائز امور کرنا، ان کی تائید کرنا اور کرنے والے کی حوصلہ افزائی کرنا ناجائز ہے۔

کرسمس کے موقع پر کسی عیسائی کو کیک دینا بھی درست نہیں کیونکہ کیک دینے کی صورت میں ان کی مذہبی رسم کی تائید ہے، لہذا اس موقع پر کیک نہ دیا جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَمَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيْكًا فِي عَمَلِهِ۔

کنز العمال، رقم الحدیث:24730

ترجمہ: جو شخص کسی قوم کے اجتماع کو اپنی شرکت کے ذریعے بڑھائے وہ انہی میں سے ہے اور جو کسی قوم کے عمل سے خوش ہو وہ اس عمل میں ان کا برابر کا شریک ہے۔

اگر کوئی عیسائی کرسمس کے موقع پر کیک پیش کرے تو ہرگز نہ لیا

جائے۔ اگر واپس کرنے میں سخت نقصان کا اندیشہ ہو تو کسی غریب کو دے دیا جائے، خود ہرگز نہ کھایا جائے۔

یہاں ایک بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات میں غیر مسلموں سے اچھے برتاؤ کا تاکیدی حکم موجود ہے۔ اسلامی ریاست میں بھی ان کے جان ومال اور ان کی عزت و آبرو کے تحفظ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ان کے دُکھ درد میں ہمدردی اور خیر خواہی کا سبق بھی اسلام ہی دیتا ہے۔ ان کی معاشی و معاشرتی ضروریات کو مکمل کرنا بھی اسلامی ریاست کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود حدِ اعتدال کو ضروری قرار دیا گیا ہے، ان کی مذہبی تقریبات میں شرکت کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ

سورۃ الفرقان، رقم الآیۃ: 72

ترجمہ: رحمان کے بندے وہ ہیں جو غلط محفلوں میں شریک نہیں ہوتے۔

اس کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ زُور سے مراد غیر مسلموں کے تہوار ہیں۔ یہاں اس بات کو بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ جب ایسی محافل اور تقریبات میں محض شرکت سے ہی اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع کر دیا ہے تو غیر مسلموں کی مخصوص مذہبی رسومات کو ادا کرنے کی کس طرح گنجائش نکل سکتی ہے؟

مسیحی بھائیوں کو قبول اسلام کی دعوت:

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے نبی اور رسول آئے ان کو اللہ کا نبی اور رسول ماننا ضروری ہے اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول بن کر تشریف لائے اور آکر پہلے انبیاء و رسل کی تصدیق فرمائی اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی اور رسول ماننا ضروری ہے اور یہ اتنا ضروری ہے کہ خود حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بھی اس کا حکم دیا ہے۔ جس پر قرآن کریم کے علاوہ خود انجیل کی گواہیاں بھی موجود ہیں۔

یاد رکھیں کہ دین اسلام قبول کرنے سے ہی انسان تمام انبیاء ورسل پر ایمان لا سکتا ہے۔ مسلمان جیسے اپنے نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں بالکل اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر خدا کے منتخب انبیاء ورسل پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جبکہ عیسائیت میں رہتے ہوئے بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تو ایمان لانے کا مدعی تو ہوتا ہے ان کی تعلیمات کو نہیں مانتا بالخصوص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور رسول پر ایمان لانے والی بات پر عمل نہیں کرتا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے سابقہ تمام ادیان منسوخ ہو گئے ہیں اب قیامت تک سچا دین صرف اسلام ہی ہے اس لیے اس کو ماننا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہی ضروری ہے۔ اس کے بغیر دنیا میں کسی شریعت پر عمل نہیں ہو سکتا اور آخرت میں نجات نہیں ہو سکتی۔